ابرالمقال فی استحسان قبلۃ الاجلال

۱۳۰۸ھ

بوسہ ٔ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام

تصنیف لطیف:۔

رسالہ

ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال ۱۳۰۸ھ

(بوسۂ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مسئلہ ۱۴۰: از سورت کٹھور مسجد پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب از علیگڑھ مدرسہ مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب مرسلہ مولوی سندی صاحب طرفہ ایں کہ از ہر دو جا بوقت واحد سوال آمد (طرفہ یہ کہ ایک ہی وقت دونوں جگہوں سے سوال آیا۔ ت) ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ شہر مورلیس میں قبلہ رخ کی دیوار کے ساتھ محراب کے متصل بیت اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا دو گز لمبا اور سوا گز چوڑا لٹکا ہوا ہے اور وہاں کے باشندے میمن وغیرہ سب سوداگر لوگ خاص وعام بعد فراغ پنجگانہ کے اُس ٹکڑے کو بوسہ دیتے ہیں اور بعد نماز جمعہ کے تو بوجہ کثرت نمازیوں کے بوسہ دینے میں بہت ہی ہجوم کرتے ہیں، کوئی چار بوسے دیتا ہے کوئی زیادہ کوئی کم، جیسا کسی کا موقع لگا ویسا ہی اس نے کیا، اور کوئی ہجوم اور کثرت کی وجہ سے محروم بھی رہ جاتا ہے، اور اس امر میں اُس کو معظم چیز سمجھ کر کمال کوشش کرتے ہیں، کسی قدر جاننے والے لوگ تو تعظیم کا بوسہ دیتے ہیں، اور عوام کا حال معلوم نہیں کہ وہ کیا سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں

لیکن ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اس میں بہت مبالغہ کرتے ہیں، آیا یہ امر شرعاً موجبِ ثواب ہے یا کسی امر خارجی کی وجہ سے مستوجبِ عذاب ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

بوسہ تعظیم شرعاً وعرفاً انحاءِ تعظیم سے ہے، اسی قبیل سے ہے بوسہ آستانہ کعبہ و بوسہ مصحف و بوسہ نان و بوسہ دست وپائے علماء و اولیاء۔

وکل ذٰلک مصرح بہ فی الکتب کالدرالمختار[1] من معتمدات الاسفار۔

درمختار جیسی دیگر معتمد کتب میں اس تمام کی تصریح کی گئی ہے (ت)

خود احادیث کثیرہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم کا دست وپائے اقدس حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و مہرِ نبوت کو بوسہ دینا وارد،

کما فصلنا بعضہ فی کتابنا البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ۔

جیسا کہ ہم نے بعض کو اپنی کتاب البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (ت)

اور مانحن فیہ سے اقرب و اوفق حدیث عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے کہ انھوں نے منبر انور سرور اطہر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے موضع جلوس اقدس کو مس کرکے اپنے چہرے سے لگایا رواہ ابن سعد فی طبقاتہ[2] (ابن سعد نے اپنی طبقات میں اسے روایت کیا۔ ت) اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم سے مروی کہ زمانہ منبر اطہر کو جو مزارِ اقدس وازہر پر ہے یعنی اُس کے بازو پر جو گول شکل کا ایک کنگرہ سا بنا دیتے اُسے دہنے ہاتھ سے مَس کرکے دُعا مانگا کرتے۔ امام قاضی عیاض رفعت روحہ فی روح الریاض شفا شریف میں فرماتے ہیں،

قال نافع کان ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما یسلم علی القبور أتیہ مائۃ مرۃ واکثر یجیئ الی القبر فیقول السلام علی النبی السلام علی ابی بکر ثم ینصرف ورئی واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما جب حجرہ پاک کی قبروں کو سلام کرتے حاضر ہوکر سَو سے زائد مرتبہ کہتے "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام" پھر پلٹتے ہوئے منبر شریف پر

---

[1] الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی الاستبراء وغیرہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۴۵

[2] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارصادر بیروت ۱/۲۵۴

من المنبر ثم وضعها علٰی وجہہ وعن ابن قسیط والعتبی کان اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا خلا المسجد جسّوا رمّانۃ المنبر التی تلی القبر بمیامنہم ثم استقبلوا القبلۃ یدعون[1]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ سے مس کرکے اپنے چہرے پر لگاتے۔ ابن قسیط اور عتبی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم جب مسجد نبوی سے نکلتے تو قبرِ انور کے کناروں کو اپنے داہنے ہاتھ سے مس کرتے اور پھر قبلہ ہوکر دُعا کرتے۔ (ت)

غرض شرعاً وعرفاً معلوم ومعروف کہ جس چیز کو معظم شرعی سے شرف حاصل ہو اس کا وہ شرف بعد انتہائے مماست بھی باقی رہتا ہے اور اس کی تعظیم اس معظم کی انحائے تعظیم سے گنی جاتی ہے اور معاذ اللہ اُس کی توہین اُس معظم کی توہین، تاج سلطان کو مثلاً زمین پر ڈالنا صرف اُسی وقت اہانت سلطان نہ ہوگا جبکہ وہ اس کے سر پر رکھا ہو بلکہ جُدا ہونے کی حالت میں بھی ہر عاقل کے نزدیک یہی حکم ہے، یونہی تعظیم۔ شفاء شریف میں ہے:

من اعظامہ واکبارہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابہ واکرام مشاھدہ وامکنتہ من مکۃ والمدینۃ ومعاھدہ ومالمسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او عرف بہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم میں سے یہ ہے کہ آپ کے تمام اسباب، تمام مشاہد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کے تمام مکانات، متعلقہ اشیاء اور جن چیزوں کو آپ نے مس فرمایا یا جو آپ سے معروف ہیں کی تعظیم وتکریم بجالانا ہے۔ (ت)

اور بیشک تعظیم منسوب بلحاظ نسبت تعظیم منسوب الیہ ہے اور بیشک کعبہ شعائر اللہ سے ہے تو تعظیم غلاف تعظیم کعبہ و تعظیم شعائر اللہ شرعاً مطلوب۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی حکم زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد التواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲/ ۷۰
[2] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ ۲/ ۴۴

ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانہا من تقوی القلوب[1]۔

اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کا تقوٰی ہے (ت)

بلکہ نظر ایمانی سے مَس و ملس کی بھی تخصیص نہیں جس شَے کو معظم شرعی سے کسی طرح نسبت ہے واجب التعظیم و مورثِ محبت ہے ولہذا بلدۂ طیبہ مدینہ طیبہ سکینہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے درو دیوار کو مس کرنا اور بوسہ دینا اہلِ حُب و ولا کا دستور اور کلماتِ ائمہ وعلماء میں مسطور، اگرچہ اُن عمارات کا زمانہ اقدس میں وجود ہی نہ ہو شرفِ مس سے تشرف درکنار۔ للہ در من قال (اللہ تعالٰی کیلئے خوبی جس نے کہا) ؎

امرّ علی الدیار دیار لیلٰی ... اقبل ذاالجدار و ذاالجدارا

وصاحب الدیار شغفن قلبی ... ولکن حب من سکن الدیارا[2]

(میں دیارِ لیلٰی سے گزرتے ہوئے دیواروں اور دیوار والوں کو بوسہ دے رہا تھا اور میرے دل میں اس دیار والی رچی بسی ہے لیکن اس دیار کے باسیوں سے محبت ہے۔ ت)

شفاء شریف میں ہے:

وجدیر لمواطن اشتملت تربتہا علٰی جسد سید البشر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدارس ومشاھد ومواقف ان تعظم عرصاتہا وتتنسم نفحاتہا و تقبیل ربوعہا وجدراتہا[3] اھ ملخصا۔

جن مقامات کی مٹی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد پاک کو لگی ہے ان راستوں، مشاہد اور مواقف کے میدانوں کی تعظیم، فضاؤں کی تکریم، ٹیلوں اور دیواروں کو بوسہ دینا مناسب ہے اھ ملخصاً (ت)

پھر ارشاد فرماتے ہیں: ؎

یا دار خیر المرسلین ومن بہ ... ھدی الانام وخص بالاٰیات

عندی لاجلك لوعۃ وصبابۃ ... وتشوق متوقد الجمرات

---

[1] القرآن الکریم ۲۲ / ۳۲

[2] شفاء السقام الباب الرابع مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۷۳
جواہر البحار وضمہم الامام المقری فمن جواہرہ فتح المتعال فی مدح النعال النبویہ مصطفی البابی مصر ۳ / ۱۷۷
نسیم الریاض فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ دار الفکر بیروت ۳ / ۴۳۴

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی ،، ،، عبدالتواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲ / ۴۵-۴۶

وعلیٰ عہدان ملأت محاجری　　من تلکم الجدرات والعرصات
لاعفرن مصون شیبی بینھا　　من کثرۃ التقبیل والرشفات[1]

(خیر المرسلین، جہان کے ہادی اور معجزات والے کی رہائش گاہ۔ میرے ہاں آپ کی وجہ سے درد، عشق اور اظہارِ شوق ہے جس سے کنکریاں جل رہی ہیں جس وقت میں ان دیواروں اور میدانوں کی زیارت سے اپنی نگاہوں کو سیراب کروں تو بوسے اور چومنے کی کثرت سے میں اپنی سفید ریش کو ضرور مٹی سے ملوث کروں گا۔ ت)

اس سے بھی ارفع واعلیٰ واضح وجلی یہ ہے کہ طبقۃً فطبقۃً شرقاً غرباً عجماً عرباً علمائے دین و ائمہ معتمدین نعل مطہر وروضۂ معطر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے، کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انھیں بوسہ دینے اور آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے۔ علامہ ابوالیمن ابن عساکر وشیخ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علماء نے اس باب میں مستقل تالیفیں کیں اور علامہ احمد مقری کی فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجمع وانفع تصانیف ہے۔ جزاھم ربھم جزاء حسناً ورزقنا ایاھم ببرکۃ خیر النعال امنا وسکنا أمین (اللہ تعالٰی ان کو جزائے حسن اور اس بہتر نعال شریفہ کی برکت امن سکون عطا فرمائے آمین۔ ت)

محدث علامہ فقیہ ابوالربیع سلیمٰن بن سالم کلاعی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: ؎

یا ناظرا تمثال نعل نبیہ　　قبل مثال النعل لامتکبرا[2]

(اے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نقشۂ نعل مبارک دیکھنے والے! اس نقشہ کو بوسہ دے بے تکبر کے)

قاضی شمس الدین صیف اللہ رشیدی فرماتے ہیں: ؎

لمن قد مس شکل نعال طٰہٰ　　جزیل الخیر فی یوم المآب
وفی الدنیا یکون بخیر عیش　　وعز فی الھناء بلا ارتیاب
فبادر والثم الاثار منھا　　بقصد الفوز فی یوم حساب[3]

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ عبدالتواب اکیڈمی ملتان ۲/ ۴۶
[2] جواہر البحار ومنہم الامام احمد المقری الخ مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۶۳
[3]

(نقشۂ نعل طٰہٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مس کرنے والے کو قیامت میں خیرِ کثیر ملے گی اور دُنیا میں یقیناً نہایت اچھے عیش و عزت و سرور میں رہے گا تو روزِ قیامت مراد ملنے کی نیت سے جلد اس اثر کریم کو بوسہ دے)

شیخ[۳] فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقری نعلِ مقدس سے عرض کرتے ہیں ؎

فی مثلك یا نعال اعلی النجبا　　اسرار بیمنها شهدنا العجبا

من مرّغ خدہ بہ مبتهلا　　قد قام لہ ببعض ما قد وجبا[۱]

(اے سید الانبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نعل مبارک! تیرے نقشہ میں وہ اسرار ہیں جن کی عجیب برکتیں ہم نے مشاہدہ کیں جو اظہارِ عجز و نیاز کے ساتھ اپنا رخسارہ اس پر رگڑے وہ بعض حق اس نقشۂ مقدسہ کے جو اس پر واجب ہیں ادا کرے)

وہی فرماتے ہیں،

مثال نعل بوطی المصطفیٰ سُعدا　　فامدد الی لثمه بالذل منك یدا

واجعله منك علی العینین معترفا　　بحق توقیرہ بالقلب معتقدا

وقبلہ واعلن بالصلاۃ علی　　خیر الانام وکرر ذاك مجتهدا[۲]

(یہ نقشہ اُس نعل مبارک کا جو مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم سے ہمایوں ہوئے تو اس کے بوسہ دینے کو تذلل کے ساتھ ہاتھ بڑھا اور زبان سے اُس کے وجوب و توقیر کا اقرار اور دل سے اعتقاد کرتا ہوا اُسے آنکھوں پر رکھ اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باعلان درود بھیج اور کوشش کے ساتھ اسے بار بار بجا لا)

سید[۴] محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح فرماتے ہیں: ؎

مثال نعال المصطفیٰ اشرف الورٰی　　بہ مورد لا تنبتق عنه مصدرا

فقبله لثما وامسح الوجه موقنا　　بنیة صدق تلق ما کنت مضمّا[۳]

(مصطفٰے اشرف الخلق صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نقشۂ نعلِ اقدس میں وہ م[illegible]م حضور ہے

---

[۱]

[۲]

[۳]

جس سے تُو رجوع نہ چاہے تو اُسے یقین اور سچی نیت کے ساتھ چہرہ سے لگا دل کی مراد پائے گا)

محمد بن فرج سبتی فرماتے ہیں: ؎[5]

فمی قبلتها مثل نعل کریمة تبقبیلها یشفی سقام من اسمه استشفی[1]

(اے میرے منہ اسے بوسہ دے یہ نعل کریم کا نقشہ ہے اس کے بوسہ سے شفا طلب کر مرض دُور ہوتا ہے)

علامہ احمد بن مُقرّی تلمسانی صاحبِ فتح المتعال فرماتے ہیں: ؎[6]

اکرم بتمثال حکی نعل من فاق الوری بالشرف الباذخ

طوبیٰ لمن قبله منبا ء یلثمه عن حبه الراسخ[2]

(کس قدر معزز ہے ان کی نعل مقدس کا نقشہ جو اپنے شرفِ عظیم میں تمام عالم سے بالا ہیں خوشی ہو اسے جو اسے بوسہ دے اپنی راسخ محبت ظاہر کرتا ہوا)

علامہ ابوالیُمن ابن عساکر فرماتے ہیں: ؎[7]

الثم ثری الاثر الکریم فحبذا ان عزت منه بلثم ذا التمثال[3]

(نعل مبارک کی خاک پر بوسہ دے کہ اُس کے نقشے ہی کا بوسہ دینا تجھے نصیب ہو تو کیا خوب بات ہے)

علامہ ابوالحکم مالک بن عبدالرحمٰن بن علی مغربی جنھیں علامہ عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب شریف میں احد الفضلاء المغاربة (فضلائے مغرب میں سے ایک۔ ت) کہا، اپنی مدحیہ میں فرماتے ہیں: ؎[8]

مثال نعلی من احب هویته فها انا فی یومی ولیلی الثمه[4]

(میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعلین مبارک دوست رکھتا اور رات دن

---

[1]

[2] فتح المتعال

[3]

[4] شرح الزرقانی علی المواہب نعله صلی اللہ علیہ وسلم مصر ۵/۵۷

اُسے بوسہ دیتا ہوں)

امام[9] ابوبکر احمد ابن امام ابو محمد عبداللہ بن حسین انصاری قرطبی فرماتے ہیں : ؎

ونعل خضعنا هيبة لبهائها — وانا متى نخضع لها ابدا نعلو

فضعها على اعلى المفارق انها — حقيقتها تاج وصورتها نعل[1]

(اس نعل مبارک کے جلال انور سے ہم نے اُس کے لئے خضوع کیا اور جب تک ہم اس کے حضور جھکیں گے بلند رہیں گے تو اسے بالائے سر رکھ کہ حقیقت میں تاج اور صورت میں نعل ہے)

شرح مواہب میں ان امام کا ترجمہ عظیمہ جلیلہ مذکور اور ان کا فقیہ و محدث و ماہر و ضابط و متین الدین صادق الورع و بے نظیر ہونا مسطور۔

امام[10] علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری نے مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں ان امام کے یہ اشعار ذکر نقشہ نعل اقدس میں انشاد کئے اور مدحیۂ علامہ ابوالحکم مغربی کو مااحسنها[2] (کیا ہی اچھا ہے۔ ت) اور نظم علامہ ابن عساکر کے للہ درہ[3] (اللہ کیلئے اسکی بھلائی ہے) فرمایا۔ علامہ[11] زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

الثم التراب الذی حصل له النداوة من اثر النعل الكريمة ان امكن ذٰلك والا فقبل مثالها[4]	اگر ہوسکے تو اس خاک کو بوسہ دے جسے نعل مبارک کے اثر سے نم حاصل ہوئے ورنہ اس کے نقشہ ہی کو بوسہ دے۔

علامہ[12] تاج الدین فاکہانی نے فجر منیر میں ایک باب نقشہ قبور لامعۃ النور کا لکھا اور فرمایا :

من فوائد ذٰلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليزر مثالها وليلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل	یعنی اس نقشہ کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ عالیہ کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرلے اور شوق سے لے بوسے

---

[1] المواہب اللدنیۃ بحوالہ القرطبی لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/۴۷۰
[2] " " " " " ۲/۴۶۹
[3] " " " " " ۲/۴۶۷
[4] شرح الزرقانی علی المواہب ذکر نعلہ صلی اللہ علیہ وسلم دار المعرفۃ ۵/۴۸

كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها فى المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحيحة ولذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون للمنوب عنه[1] الخ۔

کہ یہ مثال اُس اصل کے قائم مقام ہے جیسے نعل مقدس کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً یہ اُس کا قائم مقام ہوا جس پر تجربہ صحیحہ گواہ ہے ولہذا علمائے دین نے نقشہ اعزاز و احترام وہی رکھا ہے جو اصل کا رکھتے ہیں الخ۔

سیدی[13] علامہ محمد بن سلیمٰن جزولی قدس سرہٗ صاحبِ دلائل الخیرات نے بھی علامہ مذکور کی پیروی کی اور دلائل شریف میں نقشہ روضۂ مبارک لکھا اور خود اس کی شرح کبیر میں فرمایا:

انما ذكرتها تابعا للشيخ تاج الدين الفاكهانى فانه عقد فى كتابه "الفجر المنير" بابا فى صفة القبور المقدسة وقال ومن فوائد ذلك[2] الخ۔

میں نے شیخ تاج الدین فاکہانی کی اتباع میں اس کو ذکر کیا انھوں نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کا باب قائم کیا اور فرمایا اس کے فوائد سے یہ ہے الخ (ت)

اسی[14] طرح علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں فرمایا:

حيث قال اعقب المؤلف رحمه الله تعالٰى ورضى عنه ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة المباركة والقبور المقدسة وموافقا فى ذلك وتابعا للشيخ تاج الدين الفاكهانى فانه عقد فى كتابه الفجر المنير بابا فى صفة القبور المقدسة ومن فوائد ذلك ان يزور المثال من لم

جہاں انھوں نے فرمایا مؤلف رحمہ اللہ تعالٰی نے اسماء کے عنوان کے بعد روضہ مبارکہ اور قبور مقدسہ کے بیان کے لئے باب قائم فرمایا شیخ تاج الدین فاکہانی کی موافقت کرتے ہوئے کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں قبور مقدسہ کے بیان کے لئے عنوان قائم فرمایا اور اس کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ جس کو اصل روضہ پاک

---

[1] الفجر المنیر

[2] شرح دلائل الخیرات للجزولی

يتمكن من زيارة الروضة ويشاهده مشتاقا ويلثمه ويزداد فيه حبا وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاكرام والاحترام ما للمنوب عنه وذكروا له خواصا و برکات وقد جربت[1] الخ۔

کی زیارت نصیب نہ ہو تو وہ نقش نعل کی زیارت کرے اور بوسہ دے اور خوب محبّت کا مظاہرہ کرے علماء نے نعل کے نقشہ کو نعل کے قائم مقام قرار دے کر اس کے لئے وہی اکرام واحترام قرار دیا جو اصل نعل شریف کے لئے ہے اور انھوں نے اس کے خواص و برکات ذکر کئے جن کا تجربہ ہوچکا ہے۔(ت)

دیکھو علمائے کرام کے یہ ارشادات نقشوں کے باب میں ہیں جو خود علین منتسب بھی نہیں بلکہ اُس کی مثال وتصویر ہیں تو غلاف کعبہ کو بعینہٖ معظم شرعی یعنی کعبۂ معظمہ سے خاص نسبت مس رکھتا ہے اس کی نسبت بہ نیت تعظیم و تبرک ان افعال کے جواز میں شک وشبہہ کیا ہے،

فان المقتضی فی العموم موجود والمانع فی الخصوص مفقود وذلك کاف فی حصول المقصود والحمد ﷲ العلی الودود۔

عموم کا تقاضا ہے جبکہ خاص کے لئے کوئی مانع نہیں ہے مقصد کے حصول کے لئے یہ کافی ہے، اﷲ تعالٰی بلند ذات کے لئے حمد ہے۔(ت)

رہا لوگوں کا اُس پر ہجوم کرنا یہ بھی آج کی بات نہیں قدیم سے آثار متبرکہ پر اہل محبت و ایمان یونہی ہجوم کرتے آئے۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث میں ہے جب عروہ بن مسعود ثقفی رضی اﷲ تعالٰی عنہ سال حدیبیہ قریش کی طرف سے خدمت اقدس حضور پُر نور صلوات اﷲ تعالٰی وسلامہ علیہ میں حاضر ہوئے صحابہ کرام رضی اﷲ تعالٰی عنہم کو دیکھا،

انه لا یتوضأ الا ابتدروا وضوءه وکادوا یقتتلون علیه ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامة الا تلقوها باکفهم فدلکوا بها

یعنی جب حضور والا صلی اﷲ تعالٰی علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں حضور کے آب وضو پر بیتابانہ دوڑتے ہیں قریب ہے کہ آپس میں کٹ مریں اور جب حضور اقدس صلی اﷲ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] مطالعات المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۴۴

وجوھھم واجسادھم الحدیث۔[1] لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے ہیں اُسے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے ہیں۔

کادوا یقتتلون علیہ کی حالت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے خود حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مواجہہ عالیہ میں ثابت کادوا یکونون علیہ لبدا سے کہ یہاں سوال میں مذکور بدرجہا زائد ہے یونہی بوسہ سنگِ اسود پر ہجوم وتزاحم زمانِ قدیم سے ہے بالجملہ اس نفس فعل کا جواز یقینی، اور جب نیت تبرک وتعظیم شعائر اللہ ہے تو قطعاً مندوب اور شرعاً مطلوب، مگر پنجگانہ نماز کے بعد علی الدوام اس کی زیارت وتقبیل کاالتزام، اور جمعہ کے دن عام عوام کے بیقیدانہ ہجوم واژدحام میں اگر اندیشۂ بعض مفاسد دینیہ ہو تو اس تقیید والتزام واطلاق اژدحام سے بچنا چاہئے اور خود ہر وقت پیش نظر معلق رہنا باعثِ اسقاط حرمت ہوتا ہے ولہذا حرمین طیبین کی مجاورت ممنوع ہوئی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بعد حج تمام قوافل پر درّہ لئے دورہ فرماتے اور ارشاد کرتے" اے اہل یمن! یمن کو جاؤ، اے اہل شام! شام کا راستہ لو، اے اہل عراق! عراق کو کوچ کرو کہ اس سے تمہارے رب کے بیت کی ہیبت تمہاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی"۔ راہ اسلم وطریق اقوم یہ ہے کہ اُسے کسی صندوقچہ میں ادب وحرمت کے ساتھ رکھیں اور احیاناً خواہ ہفتے میں کچھ دن قرار دے کر بروجہ اجلال حسن واعظام مستحسن اُس کی زیارت مسلمین کو کرادیا کریں جس طرح سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق الشام کے مدرسہ اشرفیہ میں خاص درسِ حدیث کے لئے ایک مکان مسمّٰی بدار الحدیث بنایا اور اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی اور اس کی جانب قبلہ مسجد بنائی اور محراب مسجد سے شرق کی طرف ایک مکان نعلِ مقدس حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے تعمیر کیا اور اُس کے دروازے پر مسی کواڑ زر سے ملمع کرکے لگائے کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے اور نعل مبارک کو آبنوس کے صندوق میں باادب رکھا اور بیش بہا پردوں سے مزیّن کیا یہ دروازہ ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو کھولا جاتا اور لوگ فیض زیارت سراپا طہارت سے برکات حاصل کرتے، کما ذکر العلامۃ المقری فی فتح المتعال وغیرہ فی غیرہ (جیسا کہ علامہ مقری نے فتح المتعال میں اور انکے علاوہ دیگر علمائے دیگر کتابوں میں ذکر کیا ہے) یہ مدرسہ ودار الحدیث مذکور ہمیشہ مجمع ائمہ وعلماء رہے امام اجل ابو زکریا نووی شارح صحیح مسلم اس میں مدرس تھے پھر امام

---

[1] صحیح البخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۷۹
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ الخ عبد التواب اکیڈمی ملتان ۲/ ۳۱

خاتم المجتہدین ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے، یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے، سلطان موصوف کے اس فعل محمود پر کسی امام سے انکار ماثور نہ ہوا بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ اکابر اس کی زیارت میں شریک ہوتے اور فیض و برکت حاصل کرتے ہوں۔ محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمہ اللہ تعالٰی نور النبراس میں فرماتے ہیں قال شیخنا الامام المحدث امین المالکی:

وفی دار الحدیث لطیف معنی — وفیہا منتہی اربی وسؤلی

احادیث الرسول علی تتلی — وتقبیلی لآثار الرسول[1]

(یعنی ہمارے استاذ امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مدرسہ دار الحدیث میں ایک لطیف مقصد ہے اور اس میں میرا مقصود اور مطلوب بروجہ کامل حاصل ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہیں اور حضور والا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آثار شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے)

غرض طریقۂ زیارت تو یہ رکھیں پھر جسے بے ادب و حرمت بے دقت و زحمت شرف بوس مل سکے فبہا ورنہ صرف نظر پر قناعت کرے، بوسہ سنگ اسود کو سنت مؤکدہ ہے، جب اپنی یا غیر کی اذیت کا باعث ہو ترک کیا جاتا ہے تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے۔

ھذا ھو الطریق اسلم والحکم الوسط للقوم الاقوم، واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

یہ سلامتی کا طریقہ ہے اور درمیانہ حکم مضبوط و قوی ہے اور اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے اس کا علم اتم و احکم ہے۔ (ت)